پارسل کمپنی کا پارسل کی قیمت ایڈوانس دے کر بدلے میں اضافی رقم لینا کیسا ؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ہم آن لائن کاروبار کرتے ہیں اور اپنے گاہکوں کو سامان ParcelPortX کے ذریعے بھیجتے ہیں۔ یہ کمپنی ہمیں ایک سہولت دیتی ہے: وہ یہ کہ جب ہم اپنا سامان ڈیلیور کرنے کے لیے ParcelPortX کو دیتے ہیں، تو اس سامان کی جو قیمت ہمارے گاہک نے سامان پہنچنے کے بعد دینی ہوتی ہے، جو اسی کمپنی کے نمائندے کو ہمارا گاہک کیش کی صورت میں دیتا ہے، یہ کمپنی ہمیں ڈیلیوری سے پہلے ہی اُس پارسل کی 50 فیصد رقم ایڈوانس دے دیتی ہے، جس کی وجہ سے ہمیں آدھی رقم جلد مل جاتی ہے۔ بعد میں گاہک سے رقم وصول کرکے اس میں سے اپنے ایڈوانس کی رقم کاٹ لیتی ہے اور بقیہ رقم ہمیں دے دیتی ہے۔ اس سہولت کے بدلے کمپنی ہر پارسل پر 15 روپے اضافی چارج کرتی ہے، جو ڈیلیوری چارجز کے علاوہ ہوتے ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کمپنی سے سامان کی قیمت کا کچھ حصہ ایڈوانس لینا اور اس کے بدلے 15 روپے اضافی دینا، شرعی اعتبار سے درست ہے یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ کا ParcelPortX کمپنی سے اپنے سامان کی آدھی قیمت ایڈوانس لینا اور اس کے بدلے ڈیلیوری چارجز کے علاوہ 15 روپے اضافی دینا، ناجائز و حرام ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ ParcelPortX کمپنی جو رقم آپ کو ایڈوانس دیتی ہے، وہ اس آدھے دین کے عوض دیتی ہے جو آپ کے گاہک پر سامان کے عوض لازم ہوتا ہے۔ چنانچہ کمپنی آپ کے گاہک سے سامان کی رقم وصول کرکے، اس میں سے اپنے دیے ہوئے ایڈوانس کی رقم کاٹ لیتی ہے۔ یہ دراصل دَین (واجب الادا رقم) کی بیع ہے، یعنی آپ کمپنی کو اپنے گاہک سے موصول ہونے والا دین (ادھار رقم)، نقد ایڈوانس رقم کے عوض فروخت کرتے ہیں اور چونکہ

آپ کے سامان کا دین کمپنی پر لازم نہیں، تو یہ ایسے کو دین بیچنا ہے جس پر وہ دین لازم ہی نہیں۔ شرعی اعتبار سے یہ عقد فاسد و باطل ہے۔

پھر کمپنی ایڈوانس رقم دینے کے عوض ڈیلیوری چارجز کے علاوہ جو 15 روپے مشروط اضافی رقم آپ سے وصول کرتی ہے، یہ ایڈوانس رقم دینے کے عوض نفع کا حصول ہے، اور دَین کے عوض اضافی مشروط منفعت لینا سود ہے۔ اس لیے یہ معاملہ سود پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بھی حرام ہے۔

نقد رقم لے کر اپنا دین ایسے کو بیچنا جس پر وہ دین نہیں باطل و ناجائز ہے۔ الاصل للامام محمد، محیط البرھانی، شرح مختصر الطحاوی للجصاص، بسوط للسرخسی اور بحر الرائق میں ہے، والنص للمبسوط: "وإذا كان لرجل على رجل ألف درهم من قرض أو غيره فباع دينه من رجل آخر بمائة دينار وقبض الدنانير لم يجز وعليه أن يرد الدنانير، لأن البيع لا يرد إلا على مال متقوم، وما في ذمة زيد لا يكون مالا متقوما في حق عمرو فلا يجوز بيعه منه۔۔۔ وكذلك بيع الدين من غير من عليه الدين، والشراء بالدين من غير من عليه الدين سواء، كل ذلك باطل" ترجمہ: اگر ایک شخص کا دوسرے شخص پر ایک ہزار درہم قرض یا کسی اور سبب سے واجب الادا ہو، پھر وہ شخص اپنا یہ دَین کسی تیسرے شخص کو سو دینار کے بدلے بیچ دے اور دینار وصول بھی کر لے، تو یہ جائز نہیں ہوگا، اور اُس پر لازم ہے کہ وہ دینار واپس کرے، کیونکہ بیع صرف ایسی چیز پر واقع ہو سکتی ہے جو شرعاً مالِ متقوم ہو، اور زید کے ذمہ جو دَین ہے وہ عمرو کے حق میں مالِ متقوم نہیں بنتا، لہٰذا اس کا عمرو کو بیچنا جائز نہیں۔۔۔ اسی طرح دَین کو اُس شخص کے علاوہ کسی اور کو بیچنا یا دَین کے بدلے کسی اور سے خریداری کرنا، یہ تمام صورتیں یکساں اور باطل ہیں۔ (المبسوط للسرخسی، ج 14، ص 21، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان)

امام اہل سنت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا: "کسی شخص نے دو ہزار کی ڈگری کچہری سے حاصل کی جس میں ایک ہزار اصل ہے اور ایک ہزار سود، وہ شخص کسی کے ہاتھ یا وارث اس کا بعوض بارہ سو کے وہ ڈگری فروخت کر ڈالے تو کیسا ہے؟" تو آپ رحمہ اللہ نے جواب ارشاد فرمایا: "زائد، برابر، کم کسی مقدار کو اصلاً بیع نہیں کر سکتا کہ ان دونوں صورت میں حقیقۃً غیر مدیون کے ہاتھ دین کا بیچنا ہے اور وہ شرعاً باطل ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 17، ص 305، 307، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0634

تاریخ اجراء: 10ربیع الأول 1447ھ/04ستمبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net